جمعہ 22 مارچ 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

جمعہ 22 مارچ 2002ء 7 محرم 1423 ہجری - 22 امان 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 66

رسول اللہؐ کے پیارے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون پیارا ہے۔ تو آپ نے فرمایا حسن اور حسین۔ آپ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے میرے بیٹوں کو بلاؤ۔ پھر آپ ان دونوں کو گلے سے لگاتے اور بوسہ دیتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب- مناقب الحسن و الحسین حدیث نمبر 3705)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

ترجمہ:- میری جان ودل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 97)

اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الھدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 364)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو- امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں- آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے- لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے- جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا- اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی- اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا- (ملفوظات جلد پنجم ص 336)

ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں- (ملفوظات جلد پنجم ص 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے-

(ترجمہ عربی عبارت سر الخلافہ - روحانی خزائن جلد 8 ص 353)

محرم میں کثرت سے درود شریف پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں-

محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے- مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے- پس اس بات کو نہ بھولیں سفر میں حضر میں جب توفیق ملے، جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے، یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھجا کریں-

(الفضل 29 جون 99ء)

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں- جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-90 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں- (صدر کمیٹی امداد مستحقین)

گلشن احمد نرسری میں نئے اضافے

گلشن احمد نرسری ربوہ میں موسم بہار کے تمام قسم کے پودے مناسب نرخوں پر دستیاب ہیں- جن میں سدا بہار، سایہ دار، پھلدار اور ان ڈور پودے شامل ہیں- گھروں میں سبزیوں، پھلدار پودوں خاص طور پر آم کے پودوں کے لئے سپرے کروانے کا انتظام موجود ہے- نرسری میں گملوں کی نئی ورائٹی آ گئی ہے جس میں دیوار پر لگانے والے گملے، کیاریاں، نئی قسم کی

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 200

دنیا بھر کے شرفاء سے مخلصانہ اپیل

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 1895ء میں ممالک عالم کے نیک دل اور شریف حضرات سے مخلصانہ اپیل فرمائی کہ:-

''تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر یک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ لوگ دنیا میں بہت ہی تھوڑے گزرے ہیں جو حکومتوں اور طاقتوں کے وقت میں اپنے غریب شریکوں یا پڑوسیوں پر ظلم نہیں کرتے اور ظاہر ظاہر یا پوشیدہ عملی حکمتوں سے دوسری ریاستوں کو تباہ اور نیست و نابود کرنا نہیں چاہتے اور ان کے کمزور اور ذلیل کرنے کی فکر میں نہیں رہتے مگر ہر یک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ نخواہ ان کے بیجا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے۔ آپ حصہ نہ لے۔ وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔

ہمیں چاہئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کام کر چکے ہیں ہاں اگر ہم باوجود اپنی دلی صفائی اور سچائی کے اور باوجود اس کے کہ اپنے غیب دان خدا کے روبرو صادق اور قوموں کے ہمدرد ہوں اور کوئی بداندیشی اور کھوٹ ہمارے دل میں نہ ہو۔ پھر بھی کھوٹوں اور بداندیشوں اور مفسدوں میں سے شمار کئے جائیں تو اس کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں''۔

(''ست بچن'' صفحہ 117-118)

عالمگیر مذہبی اتحاد کا ایک آسمانی اصول

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بیان فرمودہ پاک اور مقدس اصول جس کے نتیجہ میں مستقبل میں عالمگیر مذہبی اتحاد معرض وجود میں آ سکتا ہے۔ فرمایا:-

''خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استحکام پکڑ گئے ہیں۔ اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر پا گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا کی سنت ابتداء سے اسی طرح پر واقع ہے کہ وہ ایسے نبی کے مذہب کو جو خدا پر افتراء کرتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے نہیں آیا۔ بلکہ دلیری سے اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے۔ کبھی سرسبز ہونے نہیں دیتا۔ اور ایسا شخص جو کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے نہیں ہے۔ خدا اس بے باک کو ہلاک کرتا ہے اور اس کا تمام کاروبار درہم برہم کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام جماعت متفرق کی جاتی ہے۔ اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے خدا پر جھوٹ بولا۔ اور دلیری سے خدا پر افترا کیا۔ پس خدا اس کو وہ عظمت نہیں دیتا۔ جو راستبازوں کو دی جاتی ہے۔ اور نہ وہ قبولیت اور استحکام بخشتا ہے۔ جو صادق نبیوں کے لئے مقرر ہے''۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ 4-5 اشاعت 25 مئی 1897ء)

نظام عالم کے لئے الہامی کتاب کی ضرورت

حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اہم اقتباس:-

''انسان الہامی کتاب کا محض اس لئے محتاج ہے کہ نظام عالم پر غور کر کے اور یہ دیکھ کر کہ بڑے بڑے اجرام کیسے باہمی تعلقات سے اس دنیا کی گاڑی کھینچ رہے ہیں کوئی ستارہ دوسرے سے روشنی حاصل کرتا ہے اور کوئی دوسرے کے گرد گھومتا ہے اور باوجود بے شمار مدتوں کے ان میں کوئی خلل اور بگاڑ واقع نہیں ہوتا۔ انسانی عقل اس بات کے ماننے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے کہ در پردہ کوئی ایسی بڑی طاقت ہوگی جس کے ارادہ اور حکم سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے پھر بھی اس عقل نے کچھ دیکھا تو نہیں لہذا اس کا زیادہ سے زیادہ تو یہ حق ہے کہ ان تصرفات پر غور کر کے یہ کہے کہ ان کا کوئی صانع ہونا چاہئے نہ یہ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہئے اور ہے میں وہ فرق ہے جو ظن اور یقین میں فرق ہوتا ہے اور الہامی کتاب کا یہ کام ہے کہ ہونا چاہئے کے مرتبہ سے ہے کے یقینی اور قطعی مقام تک پہنچا دے۔ اور اگر وہی باتیں کرے کہ جس حد تک ایک عقلمند انسان کر سکتا ہے تو ایسی کتاب کے الہامی ہونے پر کوئی یقینی اور قطعی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اس کو الہامی مان بھی لیں تب بھی اس کی تعلیم محض بے سود ہے کیونکہ وہ یقین کے اعلیٰ مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی''۔

(''چشمہ معرفت'' صفحہ 400)

تلاش

جہاں نیکیوں کی ہو روشنی مجھے اس جہاں کی تلاش ہے
اُسی سر زمیں کی ہے جستجو- اسی آسماں کی تلاش ہے

جسے حق کے بندوں سے پیار ہو جسے حق سے ہی سروکار ہو
جو غریب پر بھی ہو مہرباں- اسی مہرباں کی تلاش ہے

جسے صاف گوئی عزیز ہو- جسے نیک و بد کی تمیز ہو
جسے صرف خوف خدا کا ہو- مجھے اس جواں کی تلاش ہے

جو برائی پر نہ کرے نظر- کہے بات جو بھی ہو پُر اثر
اُسی خوش نظر کی ہے جستجو- اسی خوش بیاں کی تلاش ہے

جو خلوصِ دل سے بصد ادب- کرے اعتراف گناہ کا
جو زباں دراز نہ ہو کبھی- اسی کم زباں کی تلاش ہے

جسے زورِ بازو پہ ناز ہو- جو متاعِ ناز و نیاز ہو
وہ جو آندھیوں کو بھی روک دے- مجھے اس جواں کی تلاش ہے

وہ جو امن و عدل پسند ہے- مِرا نورِ دل بھی ہے- وہ جسے
کسی تیر ہی کی ہے جستجو- نہ کسی کماں کی تلاش ہے

دلِ دشمناں کو جو کاٹ دے- دلِ دوستاں کو جو دے سکوں
مجھے رزم گاہ حیات میں اسی اِک سناں کی تلاش ہے

جو خدائے پاک کا نور ہو- جسے زندگی کا شعور ہو
مجھے اس جواں کی ہے آرزو- مجھے اس جواں کی تلاش ہے

ثاقب زیروی

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

عطاء الوحید باجوہ صاحب

حیرت انگیز - محیر العقول

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی قبولیت دعا کے نمونے

کسی طاقتور وجود نے مجھے اوپر اٹھالیا

حضرت مولوی رحمت علی صاحب 1902ء کے لگ بھگ حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے رفقاء کے سلسلے میں شامل ہوئے۔ آپ اپنی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

"دریائے بیاس کے پار راجپورہ تھا جہاں حضرت مصلح موعود نے مجھے گزارہ کے لئے کچھ زمین دے رکھی تھی وہاں اور بھی آبادی تھی میں اکثر گندم وہاں سے پسوا کر آٹا گھر لے آیا کرتا تھا ایک دفعہ برسات کا موسم تھا معمول کے مطابق ایک من کے قریب آٹا پسوا کر اپنے گاؤں پھیروچیچی روانہ ہوا تو رستہ میں ہی اندھیرا چھا گیا میرے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا جب ہم دریا بیاس کے کنارے پہنچے تو اس میں سیلاب کی صورت پیدا ہو چکی تھی۔ اندھیرے کی وجہ سے صحیح اندازہ نہ لگ سکا۔ میں تیراکی بھی کوئی خاص نہ جانتا تھا۔ دوسرا آدمی خالی تھا میرے سر پر بوجھ تھا بہر حال ہم دونوں دریا میں ٹھل پڑے (یعنی کراس کرنا شروع کر دیا)۔ پانی کی رفتار بہت تیز تھی اور درمیان میں چھ سات فٹ پانی اونچائی پر بہہ رہا تھا اور غالب خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ پانی گلے تک آئے گا وہ شخص تو جوں توں کر کے پار چلا گیا۔ مگر میں جب دریا کے درمیان پہنچا تو پانی کا ایک تیز ریلا آیا آٹا کہیں گیا مجھ میں نہ پیچھے ہٹنے کی طاقت اور نہ آگے بڑھنے کی سکت رہی پھر رات کا اندھیرا آخر پانی بہا کر مجھے دور تک لے گیا۔ آگے بہت بڑا گڑھا ہوا کرتا تھا وہاں سے مجھے ڈر تھا آخر جب میں اس میں داخل ہو گیا تو موت سامنے نظر آنے لگی۔ اس خطرناک صورت میں میں نے دردِ دل سے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مولا چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کی ماں بھی کوئی نہیں ان کا کیا بنے گا مجھ پر رحم فرما تب میں نے یکدم محسوس کیا کہ اس خوفناک جگہ میں سے کسی طاقتور وجود نے مجھے اوپر اٹھالیا ہے اور آناً فاناً اس جگہ لا کر کھڑا کر دیا جہاں زمین پر میرے قدم لگ گئے اور بحفاظت کنارے پر آ گیا وہ جو میرے ساتھ آدمی تھا اس نے گاؤں میں جا کر مشہور کر دیا کہ مولوی رحمت علی صاحب کو پانی بہا کر لے گیا ہے وہ یقیناً ڈوب گئے ہیں یہ بات اس کی بالکل سچی تھی ایسی تیز لہروں کے آگے کون بچ سکتا ہے۔ بہر حال برادری کے لوگ دریا کے اس گڑھے کی طرف بھاگے کہ شاید ان کی لاش پکڑی جا سکے تب اتنے میں میرا جیسا مردہ بھی دوبارہ زندہ ہو کر ان تک آ گیا۔ باقی مجھے اپنی موت پر یقین اتنا ہو گیا تھا کہ جس قدر انسان کو چمکتے ہوئے سورج پر ہو سکتا ہے مگر اس آڑے وقت میں میرے مولا نے میری فریاد کو قبول فرمایا اور اپنی قدرت نمائی سے میرے جیسے کو موت کے پنجے سے چھڑا لیا اور پھر لمبی زندگی بھی عطا کی۔

(میرے والدین ص 43 ص 44 مولفہ احسان الٰہی معلم وقف جدید)

حضرت مسیح موعود کی سکھائی ہوئی آڑے وقت کی دعا

حضرت مولوی رحمت علی صاحب اپنی قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں:

"جب لوپ لائن آف میر پور خاص (سندھ) بنائی گئی اور ٹرین چلنی شروع ہوگئی وہ انگریزوں کا زمانہ تھا بغیر ٹکٹ حاصل کئے گاڑی پر چڑھنا بہت بڑا جرم خیال کیا جاتا تھا ایک دفعہ رات کو اسی ٹرین پر میں سفر کر رہا تھا کہ لیٹے ہوئے آنکھ لگ گئی جس کی وجہ سے اپنے اسٹیشن سے دو اسٹیشن آگے نکل گیا کہ اچانک ٹکٹ چیک کرنے والا ڈبہ میں داخل ہوا اس نے مجھے جگایا اور ٹکٹ دیکھی تب اس نے کہا کہ تم دو اسٹیشن بغیر ٹکٹ کے آگے نکل آئے ہو اس کا جرمانہ بھرنا ہوگا اور آگے اسٹیشن آتے ہی نیچے اتر جانا اور وہیں آپ سے جرمانہ وصول کروں گا مگر میرے پاس تو اس وقت کوئی پیسہ نہ تھا اتنی ہی رقم تھی جس سے میں نے اپنے اسٹیشن کی ٹکٹ خرید کر لی ہوئی تھی اور کسی کو کہنا یہ میری طبیعت ہرگز گوارا نہ کرتی تھی تب میں نے اپنے رب کریم کا در کھٹکھٹایا اور وہ پاک دعا جو حضرت مسیح موعود نے آڑے وقت کے لئے تحریر کی ہوئی تھی وہ دردِ دل سے پڑھنی شروع کر دی۔ ابھی میں نے دعا کو ختم کیا ہی تھا کہ اسٹیشن بھی آ گیا اور میں اتر کر پلیٹ فارم سے باہر جانے کے لئے گیٹ پر پہنچا کہ وہی ٹکٹ کلکٹر بھی بتی یعنی روشنی لئے ہوئے گیٹ میں آ کھڑا ہوا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ اسی نے میری ٹکٹ چیک کی اور مجھے باہر جانے کی اجازت دے دی۔ اللہ اللہ! اس آڑے وقت کی دعا نے میری اس مشکل کو کیسے اور کس رنگ میں دور کیا۔ ساری زندگی اس دعا نے میرا ساتھ دیا۔ جب کوئی دشواری مجھ پر آئی تو اس پاک دعا نے ہمیشہ اپنا کمال دکھایا۔

دعا کے الفاظ یہ ہیں اے میرے محسن اور اے میرے خدا۔ میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا! اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین ثم آمین۔

(میرے والدین ص 50 تا 52)

استخارہ کا جواب

حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب لاہوری کو 29 اگست 1891ء کو بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے متعلق رفقاء احمد جلد 2 میں درج ہے:

"مولوی صاحب صوفی منش سادہ طبیعت' منکسر المزاج' کم گو' خلوت پسند' عاشق قرآن و حدیث اور باخدا بزرگ تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود سے ایک خاص مناسبت اور عشق تھا۔ آپ مکرم میاں معراج الدین صاحب عمر (مدفون بہشتی مقبرہ قطعہ خاص) کے سکونتی مکان متصل واٹر ورکس لاہور کے سامنے کی بیت میں امامت کراتے تھے۔ اس جگہ کئی بار نماز پڑھاتے ہوئے عالم بیداری میں آپ پر کشفی حالت طاری ہوئی نیز آپ کو بزرگوں کی زیارت بار ہا رویا اور کشوف میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت آپ پر نہایت عجیب اور بین الہام' رویا اور کشف سے واضح ہوئی تھی چنانچہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت کے دعاوی کے متعلق استخارہ کیا تو جواب میں ایک ڈولا (پالکی) کو آسمان سے اترتے دیکھا اور میرے دل میں القاء ہوا کہ حضرت (-) آسمان سے اتر آئے ہیں جب پالکی کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو اس کے اندر حضرت مسیح موعود کو پایا۔ تب میں نے بیعت کر لی۔

(رفقاء احمد جلد 2 ص 49 ص 50)

آپ لوگوں کی خدا تعالیٰ سنتا ہے

حضرت مولانا محمد حسین صاحب اپنا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

"شروع شروع میں جب میں ننگل گھنو (ملکانہ) پہنچا تو وہاں کے دیوبندی مولوی نے شور مچا دیا کہ یہ مولوی آپ کو قادیانی بنالے گا ان لوگوں نے اس بارے میں مجھ سے پوچھنا شروع کیا تو میں نے ان سے کہا کہ جب تک میں آپ کے پاس رہوں گا کبھی بھی اپنی زبان سے آپ کو احمدی ہونے کے متعلق نہیں کہوں گا اور اس پر آخر تک کار بند رہا مگر احمدیت کی ساری تعلیم ان پر واضح کر دی۔ جب میری تبدیلی کے دن قریب آئے تو وہاں کے ایک امیر اثر و رسوخ والے آدمی رئیس جان محمد خان صاحب نے خواب میں دیکھا کہ دنیا پر بارش سے تباہی آ چکی ہے اور آسمان سے سیر سیر بھر کے اولے گر رہے ہیں جن سے تمام باغات اور فصلیں تباہ ہو چکی ہیں اور میں تباہ شدہ چوپال کی ایک دیوار سے چمٹا ہوا ہوں اور رو رہا ہوں کیونکہ چرند پرند اور انسان سب مر چکے ہیں اور میدان اولوں سے بھرا ہے۔ میں بڑے غور سے دیکھتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ (بیت) محفوظ ہے اور اس کے اندر آپ بلند آواز سے قرآن پاک پڑھ رہے ہیں آپ کو دیکھ کر مجھے کچھ تسلی ہوتی ہے کہ مولوی صاحب تو زندہ ہیں مگر اولے بڑی کثرت سے گر رہے ہیں آپ (بیت) سے نکل کر میدان کی طرف چل دیے ہیں اور میں گھبرا جاتا ہوں کہ اب مولوی صاحب نہیں بچیں گے مگر کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے اوپر نہ تو بارش ہی پڑی ہے اور نہ اولے اور آپ جس طرف جاتے ہیں آپ کے سامنے راستہ پر سے اولے دونوں طرف ہٹتے جاتے ہیں اور راستہ صاف ہوتا جا رہا ہے میں بہت حیران ہوتا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ نہ تو آپ پر بارش پڑتی ہے اور نہ اولے۔ آخر آپ اس میدان میں پہنچتے ہیں اور آپ ہاتھ اور منہ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتے ہیں کہ یکا یک بارش اور اولے بند ہو جاتے ہیں پھر آپ نے چاروں طرف گھوم کر پھونک ماری ہے۔ جس سے تمام چارپائے' فصلیں' باغ' مکانات غرضیکہ ہر چیز دوبارہ آباد و شاداب نظر آنے لگتی ہے اور اسی خوشی میں میری آنکھ کھل جاتی ہے آج میں نے مان لیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور آپ لوگوں کی خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ آپ میری بیعت لکھ دیں میں نے کہا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آپ پر انعام ہے کہ آپ پر حق ظاہر کر دیا ہے اب اسے مفید بنانا آپ کے ہاتھ میں ہے آج رات سارے گاؤں والوں کو اکٹھا کر کے پہلے خواب سناؤ اور پھر بیعت کے متعلق مجھ سے بات کرنا چنانچہ رات کو انہوں نے تمام لوگوں کو اپنی خواب سنائی جس کے نتیجے میں وہاں سے کثرت سے لوگوں نے احمدیت قبول کر لی۔

(میری یادیں ص 116 تا 117)

عبدالرحمٰن آ

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی فرماتے ہیں:

"خاکسار کا بیعت ہونا بھی حضور مسیح موعود کا معجزہ ہے اس واسطے میں اول یہی لکھتا ہوں جس وقت

بیعت شروع ہوئی ہے اس سے کئی سال پہلے کا خاکسار حضرت ممدوح کا مطیع تھا حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا کہ ہم لوگوں کی بیعت لی جاوے حضور نے فرمایا کہ ہم کو بیعت کا حکم نہیں ہے اور بیعت کرنا بھی ایک بڑا امر مشکل ہے اس کے کئی سال بعد مقام لدھیانہ سے اشتہار بیعت شائع ہوا اس میں لکھا تھا کہ جس کو بیعت کرنا ہے بعد اداء نماز استخارہ جیسا اس کو معلوم ہو وہ کرے اگر آنا معلوم ہو تو آ جائے اور اگر نہ آنا معلوم ہو تو نہ آئے خاکسار اس روز رات کو مسنون نماز استخارہ پڑھ کر اور دعا کر کے سو گیا مجھ کو خواب میں آواز آئی کہ ''عبدالرحمٰن آ''۔ بس میں صبح ہوتے ہی مقام لدھیانہ پہنچا اس جگہ دیکھا تو بہت لوگ آئے ہوئے تھے خلیفہ اول بھی وہاں تھے اور ہندوستانی مولوی بہت سے آئے ہوئے تھے کیونکہ اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں تھا-''

(رجسٹر روایات نمبر 1 ص 195)

پرے چلے جاؤ

مکرم قدرت اللہ صاحب حضرت اماں جان کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

''سنور کے قیام کے ایام میں آپ بالا خانے سے نیچے تشریف لائیں اور صحن میں تشریف فرما تھیں میں نے عرض کیا کہ سامنے دالان میں سیاہ رنگ کے کیڑے مکوڑے نکل کر تکلیف کا باعث ہوتے ہیں اور گرمی کے موسم میں کئی ماہ تک تکلیف دیتے ہیں- میں نے مختلف طریقوں سے ان کو نکالنے کی کوشش کی کہ یہ مکان میں نہ نکلیں- مگر یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نکل آتے ہیں- مجھ سے دریافت فرمایا ''آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں'' میں نے عرض کیا ''حضور دعا فرماویں کہ یہ مکان چھوڑ جاویں'' فرمایا ''اب میں کیڑوں کے لئے دعا کرتی پھروں'' میں نے عرض کیا ''حضور کی مرضی'' اس پر آپ آگے بڑھیں اور جہاں وہ کیڑے نکل رہے تھے کھڑے ہو کر یہ فرمایا (یعنی کیڑوں کو مخاطب کر کے) ارے بھئی تم ان کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ پرے چلے جاؤ- اس واقعہ کے بعد تیس سال بعد تک پاکستان کے قیام تک وہ مکان میرے قبضہ میں رہا مگر اس میں پھر کیڑے نہ آئے-

(نصرت الحق ص 32 سیرت حضرت اماں جان ناشر حکیم محمد عبداللطیف شہید طبع اول- مطبوعہ اردو پریس لاہور)

میری دونوں آنکھیں صحیح سلامت ہیں

مکرم فتح محمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت اماں جان کی قبولیت دعا کا ایک حیرت انگیز واقعہ بیان کرتے ہیں-

''1917ء کا واقعہ ہے مجھے ککروں کی تکلیف تھی- ایک رات مجھے سخت تکلیف ہوئی اور میں ساری رات نہ سو سکا حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو بلایا- حضرت میر صاحب تشریف لائے اور اپنے ہاتھوں سے دوائی لگا کر چلے گئے اور شدت بیماری کا مجھ سے یا میری بیوی سے ذکر نہ کیا البتہ گھر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت اماں جان سے ذکر کیا- کہ فتح محمد کی دائیں آنکھ تو قریباً ضائع ہو چکی ہے اور آنکھوں کی پتلی سے لے کر آنکھ کے آخر تک زخم ہے- اور آنکھ کے اندر کی سفیدی نظر آتی ہے اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت اماں جان کے دلوں میں درد اور ترحم پیدا ہوا- اور اسی وقت میرے لئے دعا کی- اور رات حضور نے رویا میں دیکھا کہ میں حضور کے سامنے بیٹھا ہوں اور میری دونوں آنکھیں صحیح سلامت ہیں- یہ رویا حضور نے صبح ہی حضرت اماں جان کو سنایا تو حضرت اماں جان اسی وقت خوش خوش ہشاش بشاش ہمارے گھر تشریف لائیں- اور میرے گھر آ کر مبارک باد دی کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت دے گا- اور حضرت میر صاحب کی رپورٹ اور حضور کے رویا کا ذکر کیا اور فرمایا اب اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوگا اور صحت ہو جائے گی بعد میں میر صاحب خود تشریف لائے اور آنکھ کا معائنہ کرنے کے بعد سخت حیرت ہوئی کہ ایک رات میں زخم کا 7/8 حصہ مندمل ہو گیا ہے اس کے بعد بیماری گھٹنی شروع ہوئی اور میری دونوں آنکھیں درست ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کا موقع دیا- باوجود ہندوستان کے بعض ایسے علاقوں میں کام کرنے کے جہاں لو اور دھوپ سے آنکھوں کے خراب ہونے کا خدشہ تھا میری آنکھیں بالکل درست رہیں-''

(نصرت الحق ص 40 ص 41)

ہماری مشکل راہیں ہم پر آسان کر دے

مکرم احسان الٰہی معلم وقف جدید اپنے والد محترم حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

''آپ بیان کیا کرتے تھے کہ 1934ء میں محمود آباد اسٹیٹ میں قیام کے دوران رمضان المبارک کا مہینہ تھا کہ میں اور کرم الٰہی جو ابھی چھوٹی عمر میں ہی تھا دونوں گندم پسوانے کے لئے بارہ میل دور ایک غیر علاقہ میں گئے- اس تمام رستہ میں کوئی آبادی نہ تھی گدھوں اور گھوڑوں کے ذریعہ بار برداری کا کام لیا جاتا تھا- بہر حال وہاں چکی پر غلہ پسواتے ہوئے رات کے بارہ بج گئے- اندھیری رات میں ہی خچروں پر آٹا لاد کر واپسی اسی راستہ پر شروع کر دی- جب نصف سفر طے کر چکے اور رمضان المبارک کے آخری ایام تھے- رات کے دو بجے کا ٹائم ہو گا کہ یک دم تمام فضاء روشن ہو گئی جیسا کہ دن چڑھ جاتا ہے وہ ایسی روشن تھی کہ اس کے مقابلے میں چودہویں رات کی چاندنی بھی ماند پڑ جائے- چنانچہ یک دم ایسا ہونے سے گھبراہٹ سی پیدا ہوئی مگر فوراً خیال گزرا کہ یہ تو لیلۃ القدر کی گھڑی ہے تب ہم دونوں باپ بیٹا وہیں سجدہ میں گر گئے اور اپنے رب کو پکارنے لگ گئے اور دل سے اک آہ سی اٹھی کہ مولا کریم ہم کمزور بندے پردیس میں بے سروسامانی کی حالت میں وقت گزار رہے ہیں اور اپنے دو بچوں کو پیچھے ملک پنجاب میں کسی کے سہارے روتے ہوئے چھوڑ آیا تھا نہ معلوم وہ کس حالت میں ہوں گے- دوری اس قدر ہے کہ باہم مل نہیں سکتے لہٰذا تو اپنے فضل سے ہم سب کو اکٹھا کر دے- ہماری دستگیری فرما اور اپنے رحم و کرم سے ہماری مشکل راہیں ہم پر آسان کر دے اور بھی دکھ بھری التجائیں کیں یہ سب دعائیں بہت جلد قبول ہوئیں اور اسی رمضان المبارک کے معاً بعد میرے بڑے لڑکے فضل الٰہی کو جو جامعہ میں پڑھتا تھا حضرت مصلح موعود نے حکم دیا کہ تم بھی اپنے والد کے پاس سندھ چلے جاؤ اور ان کا ہاتھ بٹاؤ- حکم ملتے ہی فضل الٰہی اپنے چھوٹے بھائی احسان الٰہی اور یتیم شوکت علی کو ساتھ لے کر میرے پاس پہنچ گیا اور جدائی کی وہ کٹھن گھڑیاں دنوں میں ختم ہو گئیں اور میرے تینوں بچے مجھ سے آ ملے- پھر اسی دعا کے نتیجہ میں ہماری وہ دشوار راہیں ایسی آسان ہوئیں کہ اجڑا ہوا گھر پھر سے آباد ہونے لگ گیا- اور گھروں جیسی رونقیں بہت جلد لوٹ آئیں- غموں کے دن اور وہ اداسیاں چھٹ گئیں جنہوں نے ایک عرصہ سے ہم پر گھیرا ڈالا ہوا تھا جن کو دور کرنا میرے بس کی بات نہ تھی''-

(میرے والدین ص 49 ص 50 مولفہ احسان الٰہی معلم وقف جدید)

بظاہر کوئی امید نہ تھی

حضرت اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیعت کنندہ 1899ء اپنی زوجہ حضرت بھری بی بی بیعت کنندہ 1903ء کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

''مرحومہ نے اندر بیٹھے ہی لوگوں کے چھ رشتے کرا دیئے تھے یہ مرحومہ کی قومی ہمدردی تھی جو انہوں نے دعاؤں کے ذریعے ادا کی- دو رشتے غیر احمدی چار احمدی رشتے تھے ایک رشتے کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ ایسی مشکلات پیش آ گئیں کہ کام ہونے میں روک پڑ گئی اس کے لئے مرحومہ نے ایک سال لگاتار دعا کی- ایک سال کے بعد اس عاجز کو مخاطب کر کے کہا کہ اس آدمی کا خود سامنے ہونا ضروری ہے- وہ آدمی سامنے آ گیا- بعد میں وہ کام ہو گیا- لوگ حیران ہو گئے کہ ایسے وقت میں نکاح ہو گیا جب کہ بظاہر کوئی امید نہ تھی-

(تحدیث بالنعمۃ ص 10 ص 11 مولفہ حضرت اللہ دتہ صاحب)

آپ اس کار سے آگے نہ نکل سکیں

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک واقعہ درج فرماتے ہیں:

''یارک شائر سے لندن واپسی کا سفر اب بھی میرے دل پر نقش ہے بعض باتیں کتنی معمولی ہوتی ہیں مگر ان کو سوچنا شروع کریں تو دل کو جیسے برقی جھٹکے لگنے شروع ہو جاتے ہیں لمحوں اور ثانیوں میں آدمی اس دنیا سے نکل کر اس عالم میں پہنچ جاتا ہے جہاں کی ہر چیز روح کو سرشار کر کے رکھ دینے والی ہے-

میں گاڑی چلا رہا تھا- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب میرے ساتھ اگلی سیٹ پر تشریف فرما تھے- چوہدری صاحب کی عادت تھی کہ ڈرائیور کو کار چلانے کے سلسلے میں نہ تو کوئی مشورہ دیتے اور نہ ہی ٹوکتے ایک کار میرے آگے جا رہی تھی- میں نے تین چار مرتبہ اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن جونہی میں اس کار سے آگے نکلنے کے لئے اپنی کار کی رفتار تیز کرتا اس کار کا ڈرائیور بھی اپنی رفتار تیز کر کے مجھے آگے نکلنے سے روک دیتا- یہ سلسلہ کچھ دیر جاری رہا حتیٰ کہ ایک طرف مڑ گئی میں نے محسوس کیا کہ جب تک وہ کار نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی حضرت چوہدری صاحب کی نظریں مسلسل اس کا تعاقب کرتی رہیں- حضرت چوہدری صاحب کے انداز میں کوئی ایسی بات تھی جس نے مجھے متوجہ کر دیا کہ چوہدری صاحب ضرور کوئی بات ارشاد فرمائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا چوہدری صاحب فرمانے لگے امام صاحب جب تک آپ اس کار سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے رہے میں یہ دعا کرتا رہا کہ آپ اس سے آگے نہ نکل سکیں میں اس بات پر حیران ہوا کہ یہ کیسی دعا تھی؟ آخر پوچھا چوہدری صاحب اس کی کیا وجہ تھی- حضرت چوہدری صاحب بولے- اگلی کار کی نمبر پلیٹ پر جو نمبر درج تھا اس میں ALH کے لفظ نمایاں تھے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے یہ الفاظ (Allah) کا مخفف ہیں- میرے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ ایسی کار جس کی نمبر پلیٹ پر ایسے الفاظ درج ہوں جو Allah کے لئے استعمال ہوتے ہوں' آپ اس کار سے آگے نکل جائیں- چنانچہ میں دعا کرتا رہا کہ آپ اس کار سے آگے نہ نکل سکیں-

اس مختصر سی گفتگو کے اختتام پر چند ثانیے کے لئے میری نظریں حضرت چوہدری صاحب کی نگاہوں سے چار ہوئیں اور میں نے محسوس کیا کہ ان کی نگاہوں میں روشنی اور نور کی ہزاروں قندیلیں جگمگا رہی ہیں- چہرے پر نور کی ایسی چادر تنی ہوئی تھی کہ نظریں اس چہرے پر کھب جاتی تھیں-''

(محمد ظفر اللہ خان- چند یادیں ص 18 ص 19 مولفہ: بشیر احمد رفیق)

اعتراف

خواجہ حسن نظامی دہلوی تحریر کرتے ہیں-

''مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے.......... آپ کی تصانیف کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے-''

(اخبار منادی 27 فروری' 4 مارچ 1930ء)

صاحب بصیرت، با اصول اور عظیم راہنما

قائداعظم محمد علی جناح کے علمی، عملی اور سیاسی جواہر ریزے

قائداعظم نے فرمایا تلوار سے زیادہ قلم زور آور طاقت ہوتی ہے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

برصغیر پاک وہند کی گرانمایہ مسلمان سیاسی شخصیتوں میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح (ولادت 25 دسمبر 1876ء وفات 11 ستمبر 1948ء) کا مقام نہایت درجہ بلند ہے۔ ملت اسلامیہ کے اس عالمگیر شہرت کے حامل مثالی بطل حریت کی 72 سالہ زندگی یادگار اور سنہری واقعات سے لبریز ہے جن میں سے اس وقت بطور نمونہ صرف چند وقائع کا تذکرہ مقصود ہے۔ جو بشارت احمد صاحب نسیم کی کتاب ''تاریخ ساز محمد علی جناح'' سے ماخوذ ہیں یہ معلومات افروز پیشکش 10 دسمبر 1976ء کو ''ادارہ مطبوعات پاکستان'' (شام گنج مردان صوبہ سرحد) کی مساعی جمیلہ سے منصۂ شہود پر آئی تھی۔

پاکستان کی بنیاد۔ کلمہ توحید

''آپ نے 8 مارچ 1944ء کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے یہ تاریخ ساز جملے کہے۔

''...... پاکستان اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے، وطن نہیں اور نہ ہی نسل ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہیں رہا۔ وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد بن گیا۔ ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آ گئی......''

(صفحہ 70-71)

گلاب کا پھول اور اس کی دلآویز خوشبو

گاندھی جی کے نام ایک خط میں قائداعظم لکھتے ہیں:۔

''......آخر میں مجھے اس بات کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ یہ جاننے کے لئے بے تاب ہیں کہ میں اپنے نام کے ساتھ کس لقب کو پسند کروں گا۔ آخران القابوں میں رکھا کیا ہے؟

گلاب کے پھول کو کسی آواز سے بھی پکاریئے اس کی دلآویز خوشبو میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ اس لئے میں اس معاملہ کو آپ ہی کی پسند پر چھوڑتا ہوں۔ اس سلسلہ میں میری اپنی کوئی خواہش نہیں یقین فرمائیے کہ میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ لقب کے معاملہ میں آپ کو میرے متعلق اس قدر تشویش کیوں لاحق ہے......؟

(صفحہ 88 بحوالہ قائداعظم ...... گاندھی جناح خط وکتابت)

تلوار سے زیادہ طاقتور ہتھیار۔ قلم

(بیان احمد محی الدین صاحب اے ڈی سی قائداعظم)

''..........ایک مرتبہ ہم علی گڑھ سے میرٹھ پہنچے تو راستے میں جابجا مسلمانوں کے ہجوم ملے جو قائداعظم زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ عقیدتمندوں کے اس بڑے مجمع سے گزر کر جب ریسٹ ہاؤس پہنچے تو اچانک ایک مسلمان نوجوان جس کا تعلق کانگریس سے تھا۔ قائداعظم کی طرف بڑھا۔ میں نے فوراً آگے آ کر اسے روکا اور اس کا مقصد معلوم کیا۔ اس زمانے میں نیشنلسٹ مسلمان قائداعظم پر بڑی بہتان طرازی کر رہے تھے اور بعض تو قائداعظم کو بے نمازی، مغربی تہذیب کا پرستار اور کافر کہنے سے بھی باز نہیں آ رہے تھے، لہذا ہر کسی پر اعتماد کرنا ممکن نہ تھا میں اس نوجوان کو روک ہی رہا تھا کہ قائداعظم نے دیکھ لیا اور فرمایا:

''..........اسے مجھ سے ملنے دو..............''

میں نے اس کے کپڑوں کی تلاشی لے کر چھوڑ دیا۔ قائداعظم نے اس نوجوان کو قریب بٹھا کر ایسی مدلل باتیں کیں اور شفقت سے سمجھایا کہ یہ نوجوان انتہائی پر جوش مسلم لیگی کارکن بن گیا۔ قائداعظم نے فرمایا:

''.......تم کہتے ہو مسلم لیگی جیل نہیں جاتے اور کانگریس کی طرح قربانی نہیں دیتے۔ حالانکہ **کامیابی کا حصول فراست، استدلال اور متحد ہو کر اپنے مقصد کے لئے کام کرنے میں ممکن ہے۔ تلوار سے زیادہ قلم میں زور آور طاقت ہوتی ہے......''**

(صفحہ 88 بحوالہ جنگ 11 ستمبر 1976ء)

ہندی مسلمانوں کا وکیل

پیر صاحب مانکی شریف کو قائداعظم سے کچھ نظریاتی اختلاف تھا۔ انہیں بھی آپ نے زبردست دلائل سے قائل کیا۔ محمد یوسف جبریل تحریر کرتے ہیں۔

''..........پیر صاحب مانکی شریف کے پاس قائداعظم تشریف لے گئے کہ پیر صاحب مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرلیں تو پیر صاحب نے کہا۔ ''......ہم بغیر داڑھی والے کو کیسے امام تسلیم کر سکتے ہیں......؟''

قائداعظم نے فرمایا:۔

''.....اگر آپ قتل کے کیس میں ملوث ہو جائیں اور اگر ایک سکھ وکیل ایسا ہو جو آپ کے خیال میں آپ کو تختہ دار سے بچا سکتا ہو تو کیا آپ اس سکھ وکیل کو اپنا وکیل بنالیں گے..........؟

''..........ہاں۔ کیوں نہیں...........''

تو قائداعظم نے فرمایا:۔

''آپ مجھے اپنا ہندی مسلمانوں کا وکیل تصور کرلیں میں ان کا کیس لڑ رہا ہوں......''

اس پر پیر صاحب مانکی شریف متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اٹھ کر قائداعظم کو گلے لگا لیا اور فوراً ہی مسلم لیگ میں شامل ہو گئے......''

(صفحہ 189 بحوالہ روزنامہ جہاد پشاور 14 اگست 1976ء)

قائداعظم کے راہ نما اصول

''دیانت، عدل وانصاف کا اصول قائداعظم کے ہمیشہ مدنظر رہتا۔ گھر کے ملازموں سے رشتہ داروں اور باہر کے ایک معمولی غریب مزدور سے امیر ترین شخص کے ساتھ ہمیشہ اسی اصول کے تحت ملتے اور دیانت، عدل وانصاف کا سلوک کرتے۔ قائداعظم کے سیکرٹری مطلوب الحسن سید کہتے ہیں:۔

''......چھوٹے لوگوں میں قائداعظم یوں گھل مل جاتے جیسے وہ ان کے گھر کے افراد ہوں..........''

(اخبار جہاں 17 ستمبر 1969ء)

قائداعظم ہمیشہ مساوات سے کام لیتے۔ آپ نے فرمایا:۔

''......اسلام انسان، انسان میں کوئی فرق روا نہیں رکھتا مساوات، حریت اور اخوت اسلام کے اساسی اصول ہیں......''

(کراچی بار ایسوسی ایشن 25 جنوری 1948ء صفحہ 207)

معنی خیز مزاح

یہ معنی خیز مزاح لاہور کے اقبال پارک میں تاریخی جلسہ کا ہے جو مرزا امتیاز الہی سناتے ہیں۔

''......مجلس انتخاب مضامین میں قرارداد پاکستان پر بحث ہو رہی تھی اور قائداعظم تقریر فرما رہے تھے کہ باہر بہت شور اٹھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسا شور ہے؟ ایک شخص اٹھ کر باہر گیا اور واپس آ کر کہنے لگا:۔

''..........شیر بنگال آئے ہیں...........''

اتنے میں مولوی فضل الحق جو سیدھے ریلوے اسٹیشن سے آ رہے تھے جھومتے ہوئے پنڈال میں داخل ہوئے قائداعظم نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا:۔

''.......... **جب شیر آ جائے تو میمنے کو بیٹھ جانا چاہیئے** ۔ اور یہ کہہ کر کرسی میں بیٹھ گئے۔ جب مولوی فضل الحق صاحب کو جگہ مل گئی تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔

''......اب شیر کو زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے......''

اس لئے میمنا پھر باہر نکل آیا ہے......''

حاضرین ہنس ہنس کر بے حال ہو گئے''۔

(صفحہ 248-249 بحوالہ اخبار جنگ 24 اپریل 1976ء)

لندن ائیر پورٹ پر ورود

''ایک مرتبہ آپ انگلستان تشریف لے گئے ہوائی مستقر پر ہزاروں افراد آپ کے استقبال کو آئے ہوئے تھے یونہی آپ جہاز سے اتر کر لوگوں سے مل رہے تھے تو

باقی صفحہ 6 پر

جواں سال بھائی اقبال کا ذکر خیر

بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ

9 اکتوبر 2001ء کا دن ہمارے خاندان کے لئے قیامت خیز دن تھا جب میرا بہت ہی پیارا بھائی اور ماں باپ اور بہنوں کا سہارا اقبال ہم سے محض 24 سال کی جواں عمری میں ہم سے جدا ہوا اور اس کی یوں اچانک موت ہمارے لئے ایک عظیم صدمہ ہے جس کو ہم کبھی بھی بھلا نہیں پائیں گے۔ اقبال مرحوم کی موت کی اطلاع جب مجھے ملی تو یہ میری زندگی کا انتہائی کرب ناک لمحہ تھا۔ اس کی اچانک موت ہمارے خاندان کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ اس صدمے نے ہمارے دلوں پر جو گھاؤ لگایا ہے اس کا پر ہونا مشکل ہے۔

اس روز اقبال محلے کے چند لڑکوں کے ساتھ دریائے چناب پر سیر و تفریح کی غرض سے گیا اس وقت دریا میں روانی نہ تھی مگر ایک جگہ گہرا پانی کھڑا تھا اس کو تیر کر عبور کرنے کی کوشش کی مگر وہ ایسا نہ کر پایا اور تقریباً 50 گز دور جا کر زندگی کی بازی ہار گیا اور ہم سے بہت دور چلا گیا۔

اقبال کی پیدائش 15 اکتوبر 1977ء کو اپنے گاؤں بستی رندان میں ہوئی۔ اقبال مجھ سے تقریباً 2 سال چھوٹا تھا۔ عمر کا کوئی خاص فرق نہ ہونے کی وجہ سے ہم دونوں میں دوستی جیسا رشتہ تھا بچپن سے لے کر جوانی تک ہم دونوں ساتھ رہے۔ 1983ء میں جب ہم اپنے گاؤں سے ہجرت کر کے ربوہ آئے تو ہماری عمریں بالترتیب 10-8 سال کی تھیں۔ بچپن سے لے کر جوانی تک ہم ساتھ کھیلے اور جوان ہوئے۔

ہمارے گھر کے مالی حالات کچھ اچھے نہ تھے اس لئے اکثر مالی مشکلات کا سامنا رہتا۔ اقبال کو مجبوراً اپنی پڑھائی چھوڑنی پڑی اور اس نے ٹیلرنگ کا کام سیکھا اور اس کام میں محنت سے عبور اور مہارت حاصل کی اور بہت کام کیا جس کے پیش نظر گھر کے مالی حالات قدرے بہتر ہوگئے اور گھر کی تمام ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کرتا گیا۔ میری اور ہمشیرہ کی شادی پر تقریباً سارا خرچ اس جوان نے برداشت کیا اور کسی قسم کی مشکل پیش نہ آنے دی۔

اقبال کے اکثر دوست جو دوکاندار حضرات ہیں وہ اس کی وفات پر گہرے رنج اور غم سے کہتے رہے کہ ہم ایک بھائی سے محروم ہوگئے ہیں۔ اقبال ایک سچا اور کھرا انسان تھا۔ ٹیلرنگ کا کام بڑی محنت اور خوبصورتی سے کرتا تھا۔ کبھی بھی اس سے لین دین کا تنازعہ پیدا نہیں ہوا اور کبھی بھی اس نے اپنے کام کی اجرت خود سے نہیں مانگی۔

اس کے ایک دوست نے بڑے دکھ اور کرب سے کہا کہ وہ میرا حقیقی بھائی تھا اس کا ساتھ مجھے ہمیشہ اپنائیت کا احساس دیتا تھا۔ لیکن آج وہ مجھے اکیلا چھوڑ گیا ہے۔ مگر اس کی یادیں ہمارے ذہنوں پر نقش ہیں۔

عزیز و اقارب جو اس کی وفات پر بہت ہی رنجیدہ اور دکھی تھے اس وقت ہر آنکھ یہ دردناک صدمہ دیکھ کر اشک بار تھی۔ اقبال اپنی ذات میں بااخلاق نوجوان تھا ہمیشہ دوسروں کے کام آنا اس کا وطیرہ تھا۔ گھر میں ہمیشہ مسکراتے ہوئے داخل ہونا اور سب سے پیار و محبت سے پیش آنا اس کی عادت تھی۔ اپنے بہن بھائیوں سے اس قدر محبت تھی کہ ان کے لئے ہر جمعرات کی رات کو مٹھائی یا کوئی دوسری چیز باقاعدگی کے ساتھ لاتا تھا۔ اپنے شاگردوں سے ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتا۔ کبھی بھی ان کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی۔ ہمیشہ پیار و محبت سے سمجھاتا۔

ایک ماں کے لئے یہ کتنا کڑا امتحان ہے کہ ایک جوان بیٹے کی موت کو بڑے حوصلے اور صبر سے برداشت کرے۔ اس کا لخت جگر جو اس کی آنکھوں کا تارا ہو اس سے بہت دور بہت دور چلا جائے۔ جہاں سے دنیا کی کوئی طاقت اسے واپس نہیں لاسکتی۔ ایسی کتنی ہی صابر مائیں ہوں گی جنہیں اس طرح کے صدمات سے دوچار ہونا پڑا ہوگا۔ آفرین ایسی ماؤں پر جو خدا کی رضا کو اپنی رضا جانتے ہوئے اس امتحان کو صبر سے گزارتی ہیں۔ اس سانحہ کے وقت ایک باپ بھی بلند حوصلے اور صبر کے ساتھ پیش آیا یہ بیٹا جو اس کے بڑھاپے کا سہارا تھا اور اس پر فخر کرتا تھا۔

اقبال کی نماز جنازہ مورخہ 10 اکتوبر 2001ء کو بیت مہدی میں ادا کی گئی جنازے میں دوست احباب کی بڑی تعداد شامل ہوئی اور اس کی تدفین تک ساتھ رہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب خاندان والوں کو اس صدمہ میں صبر عطا کرے اور جدا ہونے کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

ایک نامہ نگار نے آپ سے دریافت کیا۔

''......آپ اپنے ساتھ کیا لائے ہیں......''

اتفاق سے وہ صبح کا وقت تھا اور سورج طلوع ہو رہا تھا۔ آپ نے برجستہ نامہ نگار کو جواب دیا۔

''......میں اپنے ساتھ سورج لایا ہوں......''

کتنا عظیم تھا یہ جواب، کتنا بامعنی اور حقیقت پر مبنی تھا یہ جملہ کہ اندھیرے کے بعد روشنی آتی ہے اور سورج اپنے ساتھ روشنیاں لاتا ہے جو ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ قائداعظم بھی چونکہ مشرق سے تشریف لے گئے تھے۔ لہٰذا ان کا اشارہ تھا کہ سامراجی حکومتیں تو اندھیروں میں بھٹک رہی ہیں اور اب روشنی کا پیغام لے کر قائداعظم آگئے ہیں۔

(صفحہ 249)

برجستہ گوئی وکالت و خطابت کے نقطہ عروج کا دوسرا نام ہے اور یہ واقعہ اس کی ایک نہایت درخشندہ، تابندہ اور نادر مثال ہے۔

پاکستان بن کر رہے گا

''مطلوب الحسن سید جو چار سال تک قائداعظم کے سیکرٹری رہ چکے ہیں، کہتے ہیں:۔

ایک بار میں نے قائد کو بمبئی کے ایک چھوٹے بچے کا واقعہ سنایا جو کھیلتے کھیلتے گر پڑا تھا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا۔ چوٹ لگنے اور خون بہنے سے بچہ رونے لگا۔ اس کے قریب ہی سے ایک پہلوان قسم کا مسلمان گزرا اس کو روتا دیکھ کر بولا مسلمان کا بچہ ہے اور ذرا سا خون بہنے سے پر رو رہا ہے۔

اس پر بچے نے جواب دیا ''میں خون بہنے پر کوئی تھوڑا ہی رو رہا ہوں: میں نے تو یہ پاکستان کے لئے محفوظ کر رکھا تھا لیکن یہ تو یونہی رائیگاں جا رہا ہے۔ مجھے تو اس بات کا افسوس ہو رہا ہے اور اس پر میں رو رہا ہوں''۔

اس واقعہ کو سننے کے بعد قائداعظم نے فرمایا:۔

''اب پاکستان بن کر رہے گا اس کو کوئی نہیں روک سکتا جس ملک کے لئے بچوں تک کے یہ عزائم ہوں اسے کون روک سکتا ہے''

(صفحہ 192 بحوالہ ''اخبار جہاں'' 17 ستمبر 1975ء)

الغرض ہمارے قائداعظم دور بین نظر، بصیرت و فراست کے مجسمہ، زندہ دل، شگفتہ مزاج، بااصول اور بلند پایہ وجود تھے، جن کے علمی، عملی اور سیاسی جواہر ریزے ہمیشہ اخلاق و ادب کی کہکشاں میں ہمیشہ اضافہ کا موجب بنتے رہیں گے۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33875 میں Ciptaningsih زوجہ مکرم Marduuki پیشہ ٹیچر عمر 32 سال بیعت 1982-3-15 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 93-6-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 500 مربع میٹر واقع Desa Desa Perigi انڈونیشیا مالیتی -/12.500.000 روپے۔ 2۔ چاول کا کھیت برقبہ 450 مربع میٹر واقع Desa Desa Perigi انڈونیشیا مالیتی -/6.750.000 روپے۔ 3۔ مکان واقع Desa Gondrong انڈونیشیا مالیتی -/10.000.000 روپے۔ اور حق مہر -/138.000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/29.388.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/213.500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Ciptaningish جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Heday Sapiih جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Sumardi جابر انڈونیشیا

مسل نمبر 33876 میں منور احمد ناصر ولد نصیر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکرم کالونی ضلع و شہر گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2001-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ساڑھے چار مرلہ واقع امیر پارک گوجرانوالہ مالیتی -/450000 روپے۔ 2۔ سرمایہ کاروبار -/100000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/550000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد ناصر گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن عاجز وصیت نمبر 26161

وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر برا سمجھا جاتا ہے ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے مثلاً مٹی ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا ہے کسی چلانا ہے۔

(حضرت مصلح موعود)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم چوہدری عبدالحیٔ صاحب ساکن ورجینیا امریکہ ابن مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب دارالصدر غربی لطیف کا نکاح ہمراہ مکرمہ صفیہ سیال صاحبہ بنت مکرم چوہدری مجیب اللہ سیال صاحب آف قصور حال فیکٹری ایریا بعوض تین لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 13 جنوری 2002ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مورخہ 19 جنوری 2002ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اگلے روز 20 جنوری کو ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مکرم چوہدری عبدالحیٔ صاحب حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور مکرم چوہدری نواب دین صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جماعت اور فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ کا گرنے سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا تھا۔ مورخہ 20 مارچ کو فضل عمر ہسپتال میں ہڈی کا آپریشن کیا گیا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں مکرم منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ نجف کالونی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے آنکھ کا آپریشن کروایا ہے شفایابی کی درخواست ہے۔

محترم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد لاہور کی والدہ امۃ الحفیظ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مکرم منور محمود بٹ صاحب کو تقریباً آٹھ سال کے بعد مورخہ 29 دسمبر 2001ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام فراز احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم منیر احمد بٹ صاحب آف سیان ضلع سیالکوٹ کا نواسہ اور مکرم رفیق احمد بٹ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت سے رکھے اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

محترمہ شمس النساء صاحبہ بہاولنگر سے لکھتی ہیں۔ میرے خاوند محترم شیخ غلام احمد صاحب مورخہ 28 فروری 2002ء کو وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات پر دور ونزدیک سے عزیز واقارب اور دیگر احباب نے گھر پہنچ کر تعزیت کی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ متعدد احباب نے ٹیلی فون، فیکس اور خطوط کے ذریعے بھی تعزیت اور دلجوئی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ محترم شیخ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

تین ماہ کا تربیتی کورس

ادارہ گلبانی و چمن آرائی 21 ڈیوس روڈ لاہور حکومت پنجاب کے تربیتی مرکز گلبانی و چمن آرائی کے زیر انتظام مرد وخواتین کے لئے تین ماہ کا تربیتی (ان سروس) کورس مورخہ یکم اپریل 2002ء سے شروع ہو رہا ہے۔
شرائط: تعلیم میٹرک، عمر کوئی حد متعین نہیں، فیس کوئی نہیں انٹرویو مورخہ 30 مارچ 2002ء کو صبح 9 بجے مندرجہ ذیل تربیتی مرکز میں ہوگا۔ جس کے لئے کوئی ٹی اے /ڈی اے نہیں دیا جائیگا۔ مصدقہ تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کے ساتھ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 مارچ 2002ء ہے۔ داخلہ فارم ادارہ سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
ناظم ادارہ گلبانی و چمن آرائی 21 ڈیوس روڈ لاہور
فون نمبر 6305393 فیکس نمبر 6303496
(نظارت صنعت وتجارت)

قرارداد تعزیت

منجانب جماعت احمدیہ حیدرآباد

نصف صدی سے زیادہ عرصہ پر محیط خدمات سلسلہ بجا لانے والے مخلص اور فدائی خادم سلسلہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ وفات پا گئے۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم نے بحیثیت امام بیت الفضل لندن پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، ناظر امور عامہ، ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، صدر صدر انجمن احمدیہ اور دیگر مختلف حیثیتوں میں بہت نمایاں خدمات کی توفیق پائی جو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ محترم چوہدری صاحب نہایت ہی منکسر مزاج اور خندہ پیشانی سے پیش آنے والے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد سب احباب جماعت، محترم چوہدری صاحب کی اہلیہ محترمہ، بچگان اور خاندان کے سب افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ 22 مارچ غروب آفتاب: 6-23
☆ ہفتہ 23 مارچ طلوع فجر: 4-46
☆ ہفتہ 23 مارچ طلوع فجر: 6-08

خفیہ ایجنسیوں کی تنظیم نو وفاقی وزیر اطلاعات و فروغ ابلاغ نے کہا ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں انتہا پسند تنظیموں سمیت ''القاعدہ'' بھی ملوث ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بھارتی ایجنسیوں کے ایجنٹ بھی امن وامان کی صورتحال خراب کے لئے سرگرم عمل ہیں ایسے واقعات سے مؤثر طور پر نمٹنے کے لئے حکومت نے تمام انٹیلی جینس ایجنسیوں کی تنظیم نو کی منظوری دے دی ہے۔ تمام انٹیلی جینس اداروں میں انسداد دہشت گردی کے خصوصی یونٹس قائم ہوں گے۔

مئی میں ریفرنڈم باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر جنرل مشرف نے مسلم لیگ (ق) کے رہنماؤں کو مئی میں صدر کے انتخابات کے لئے ریفرنڈم کرانے کے فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ریفرنڈم کے انعقاد میں مسلم لیگ (ق) کی مدد کی ضرورت ہے۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے صدر کو یقین دلایا ہے کہ وہ ریفرنڈم میں ان کا کھل کر ساتھ دیں گے۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) کے ایک 32 رکنی وفد نے میاں محمد اظہر کی قیادت میں صدر جنرل مشرف سے طویل ملاقات کی۔

گورنر براہ راست شامل ہوں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ملک کو درپیش دہشت گردی کے واقعات سے نمٹنے کے لئے قومی سلامتی کے اداروں پر مشتمل انسداد دہشت گردی کے خصوصی یونٹ قائم کئے جا رہے ہیں جو دہشت گردی سے متعلق چوکس رہنے میں سرگرم عمل کردار اور ضروری تعاون فراہم کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے وفاقی کابینہ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات نے صحافیوں کو بریفنگ دی۔ انہوں نے بتایا کہ کابینہ نے ملک میں امن و امان کی صورتحال تفصیلی جائزہ لیا اور شہریوں کے تحفظ وسلامتی کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات زیر بحث آئے۔

برآمدات اور وصولیوں میں کمی۔ رپورٹ

سٹیٹ بینک 11 ستمبر کو پیش آنے والے واقعات کے باعث مجموعی طور پر ملکی معیشت پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تاہم برآمدات اور ریونیو وصولی میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ جبکہ عالمی سطح پر پاکستان کا امیج بہتر ہونے سے قرضوں اور سود کی ری شیڈولنگ سے پاکستان کی مالی پوزیشن مضبوط ہوگئی ہے۔ یہ بات مالی سال 02-2001ء کی دوسری سہ ماہی سے متعلق اسٹیٹ بنک کی اقتصادی جائزہ رپورٹ میں کہی گئی۔

لاہور میں دہشت گردی پنجاب کے صوبائی دارالحکومت میں دہشت گردی کی واردات میں معروف دینی سکالر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن پروفیسر عطاء الرحمن سمیت تین افراد کو موزوروں سے اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

پاک بھارت کشیدگی میں کمی واشنگٹن میں اہم امریکی عہدیداروں نے صحافیوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی صدر بش اور وزیر خارجہ کولن پاول کی کوششوں سے پاک بھارت کشیدگی میں نمایاں کمی ہوئی ہے جنوبی ایشیا اہم علاقہ ہے اور امریکہ ترجیحی بنیادوں پر اس پر ترجیح دے رہا ہے۔ دونوں صبر وتحمل سے کام لیں۔

30 لاکھ ڈالر کا ڈاکہ بی بی سی کے مطابق لندن کے ہیتھرو ائیرپورٹ سے ڈاکو 30 لاکھ ڈالر لوٹ کر لے گئے۔ تفصیلات کے مطابق حفاظتی عملے کے بھیس میں دو افراد نے سیکورٹی کی ایک گاڑی اغوا کی اور رقم لے کر فرار ہو گئے۔ مذکورہ رقم واردات سے کچھ دیر قبل جنوبی افریقہ سے لائی گئی تھی۔

70 ہزار مسلمان بے گھر بھارت میں انسانی حقوق کے ایک نامور گروپ نے اپنی تازہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ صوبہ گجرات کے حالیہ فسادات میں 70 ہزار سے زائد مسلمان بے گھر ہو چکے ہیں۔ متاثرین ایسے کیمپوں میں پڑے ہیں جن پر کمبلوں اور کپڑوں کی شدت قلت ہے۔

برطانیہ میں اکاؤنٹس منجمد برطانوی حکومت نے عالمی مجلس ختم نبوت برطانیہ کے تمام اکاؤنٹس منجمد کر دیئے ہیں۔ یہ اقدام برطانوی وزارت داخلہ نے ان رپورٹوں کی بنیاد پر کیا ہے جن میں مجلس کی سرگرمیوں کو انتہا پسندانہ قرار دیا گیا ہے۔ برطانوی وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ مجلس کے مرکزی قائدین کے بعض انتہا پسند جماعتوں اور طالبان سے خصوصی مراسم کے ثبوت حاصل کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔ برطانیہ میں موجود 32 سے زائد مسلم جہادی۔ رفاہی اور فلاحی تنظیموں کے کھاتے اور ان کی سرگرمیاں پہلے ہی کڑی نگرانی میں ہیں جبکہ 12 سے زائد تنظیموں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ ذرائع کے مطابق مجلس کے مرکزی امیر منظور الحسینی سمیت تین برطانوی حجاج کو حج سے واپسی پر کئی گھنٹے زیر تفتیش رکھا گیا اور ان سے کالعدم قرار دی جانے والی جہادی مذہبی تنظیموں اور دیگر امور کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی جبکہ کئی افراد کے پاسپورٹ اور دیگر دستاویزات اسکاٹ لینڈ پولیس کے پاس ہیں دریں اثناء کراچی میں عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی محمد جمیل نے کھاتے منجمد کئے جانے اور مجلس کے رہنماؤں کو شامل تفتیش کرنے کے متعلق خبروں کی تصدیق کر دی ہے۔
(روزنامہ ''دن'' 21 مارچ 2001ء)

7 اسرائیلی ہلاک شمالی اسرائیل میں ایک بس پر فدائی حملہ میں 7 افراد ہلاک اور 34 زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس کے مطابق ایک شخص اپنے جسم کے ساتھ بم باندھ کر بس میں بیٹھ گیا تھا۔ اسرائیل نے دھماکے کی ذمہ داری یاسر عرفات پر ڈالی ہے۔

بیروت جانے کی اجازت اسرائیلی حکام نے فلسطینی رہنما یاسر عرفات کو سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے بیروت جانے کی اجازت دے دی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ امید ہے یاسر عرفات کانفرنس میں خطے میں امن وسلامتی کی اہمیت پر بات کریں گے اگر اسرائیل کیخلاف آواز بلند کی تو واپس نہیں آنے دیں گے۔

القاعدہ اور طالبان کے حملے امریکی اور اتحادی فوج پر طالبان اور القاعدہ کے جنگجوؤں نے بھاری مشین گنوں اور راکٹوں سے شدید حملہ کیا۔ خوست ایئرپورٹ پر حملے میں ایک سیکورٹی اہلکار ہلاک اور آٹھ زخمی ہو گئے۔

بھارت مقبوضہ کشمیر سے فوجیں واپس بلالے اقوام متحدہ حقوق انسانی کے لئے اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر میری رابنسن نے کہا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر سے فوجیں واپس بلالے۔ جنیوا میں حقوق انسانی کمیشن کے 58 ویں اجلاس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال پر گہری تشویش ہے۔

مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کیا جائے اسلامی کانفرنس تنظیم (او آئی سی) نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ خطے میں پائیدار امن کے لئے مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرے۔

بھارت میں مسلمانوں پر مزید حملے بھارتی صوبہ گجرات میں مسلم فسادات جاری ہیں۔ تازہ پرتشدد واقعات چھرا گھونپنے کی وارداتوں میں مزید چار مسلمان شہید اور پانچ زخمی ہو گئے ہیں ہندوؤں کے ایک ہجوم نے ڈانیاں بازار میں املاک لوٹ کر دکانیں نذر آتش کر دیں۔ پولیس نے لوٹ مار روکنے کے لئے ہجوم پر گولی چلا دی جس کے نتیجے میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔

بقیہ صفحہ 1

ٹوکریاں اور مٹی کے واٹر کولر وغیرہ شامل ہیں۔ نیز گھروں میں خوبصورت پلانٹ بنوانے کے لئے گلشن احمد نرسری کے فون نمبر 213306 پر رابطہ فرمائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

اعلان تعطیل

دفتر الفضل میں مورخہ 23 مارچ 2002ء کو یوم پاکستان اور مورخہ 25 مارچ کو عاشورہ کی وجہ سے تعطیل ہو گی۔ اس لئے ان دو ایام کے پرچے شائع نہیں ہوں گے۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا

(ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔

(iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا سامان بجلی، کنسٹرکشن میٹریل سپیشلسٹ
ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ ڈیفنس چوک لاہور
فون دوکان 6661182 گھر 6667882

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کاری، ٹیبل ڈائز، کیشن، افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

آپ کا تعاون۔ آپ کی سہولت۔ آپ کا فائدہ۔ ہماری بنی ہوئی کاپیاں استعمال کریں
ESTD-1942
ظفر بک ڈپو
بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
اردو بازار سرگودھا
فون 0451-716088

Come for career-oriented and quality education in
English Language
Reach the first certificate level in English with a qualified teacher in just 3 months time
Admissions open
Modern Academy of Computer and Language Studies
Tel:04524- 212088

آسامیاں خالی ہیں
ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کرنے کے لئے "سیلز مین" کی ضرورت ہے
تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال آسامیاں 15
انٹرویو کے لئے مورخہ 4-4-02 کو 12 بجے کے بعد تشریف لائیں
پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 7932514-16

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

ضرورت برائے ربڑ ٹیکنالوجسٹ
برائے رابطہ: سینکی ربڑ پارٹس جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا۔ لاہور
فون: 7924511-7924522 — 0300-9401543
ٹائم: 8.00 بجے صبح تا 2:00 بجے دوپہر

سرکن اور اپھارہ
کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج، ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون آفس 213156 فون سیلز 211047

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
ہرکولیس آئل فلٹر
خدمت کے 30 سال
مینوفیکچر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سلنسر بکس
سلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس

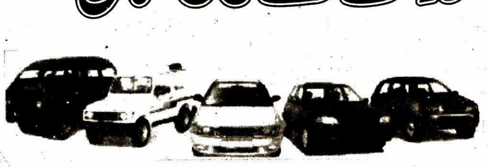

میاں بھائی
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6 Fax: 042-7932517
E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk
طالب دعا میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد